YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, September 21, 2012

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margalla Hotel Hall, Islamabad, at ten O' clock in the morning with Madam Deputy Speaker (Sara Abdul Wadood Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran by Jamal Naseer Jami.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی تبریز صاد ق مری۔

جناب تبریز صادق مری: میڈم سپیکر! میں یہاں پر ایوان میں ایک adjournment motion لانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج nationwide یوم عشق رسول celebrate کیا جا رہا ہے۔ ہم اس سلسلے میں House میں already discuss تو کر چکے ہیں اور اس غستانہ video کو بھی ہم discuss کر چکے ہیں اور اس کو condemn بھی کر چکے ہیں لیکن کیونکہ آج یہ دن specifically پاکستان میں منایا جا رہا ہے تو میں چاہوں گا کہ اس ایوان میں ہم ایک discussion کر لیں about the whole situation, about the whole thing. I also want to point out the way that protests have taken place in the different cities of Pakistan. جس میں ہماری املاک کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ وہ کافی violent protest تھا اور اس کو بھی ہم نے condemn کرنا چاہیے۔ کل جو protest ہوا ہے، اس protest کے طریقے سے میں بہرحال agree نہیں کروں گا۔ میں چاہتا ہوں میڈم سپیکر! اس بارے میں discussion ہو and this is the adjournment motion.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی بالکل، ایسا ہونا چاہیے۔ جی وزیر اعظم صاحب۔

محمد ہاشم عظیم (وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ): جی بالکل ٹھیک ہے۔ آج جمعہ کا مبارک دن بھی ہے اور پورے ملک میں عشق رسول □ celebrate کر رہے ہیں۔ لہٰذا ایک ایسا motion جس میں تمام ارکان اپنی رائے کا اظہار کریں گے کو میں second کروں گا اور اس کا کیا طریقہ کار ہونا چاہیے، اس کو ہم کس طرح لے کر چل سکتے ہیں اور اس کے لیے ہم کیا کچھ اور کر سکتے ہیں اور ایسی چیزیں جس سے کوئی چیز

violence میں turn کرے یا یہ riots میں تبدیل ہو اس کو ہمیں condemn کرنا چاہیے اور اس کا ہمیں سد باب کرنا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: کیا کوئی اور رکن اس حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہے؟ جی سراج میمن صاحب۔ باقی لوگ بھی اپنے نام وغیرہ لکھ کر بھیج دیں۔

جناب سراج دین میمن: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں وفاقی حکومت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس نے آج یہ عشق رسول کا دن منانے کا اعلان کیا۔ اس سلسلے میں پوری پاکستانی قوم سراپا احتجاج ہے۔ ہمیں حق ہے کہ ہمارے نبی کی شان میں گستاخی ہوئی ہے تو ہمیں یہ تذلیل برداشت نہیں ہے کیونکہ ہم مسلمان ہیں لیکن کل اسلام آباد کی سڑکوں پر جو واقعہ ہوا ہے جس میں املاک کو نقصان پہنچایا گیا، property کو نقصان پہنچایا گیا چاہے وہ public property تھی یا private property تھی کو نقصان پہنچایا گیا۔ This is not a way to protest, this is not the way to record reservations or concerns بلکہ یہ سب کچھ ایک مہذب طریقے سے ہونا چاہیے اور آپ اپنا احتجاج ایک پرامن طریقے سے register کروائیں۔ اس کے لیے ہمارا ہاں forums ہونے چاہییں، rallies ہونی چاہییں، seminars ہونے چاہییں۔ جن ممالک میں یہ obnoxious movie بنائی یا دکھائی گئی یا جو caricatures بنائے گئے ہیں ان ممالک کے سفارت خانوں کو باقاعدہ letter لکھے جانے چاہییں اور ان کو باقاعدہ بلا کر ایک respectful way میں ان سے بات کرنی چاہیے کہ اب اس مسئلے کا کوئی باقاعدہ حل نکالیں۔ ہر دو مہینے کے بعد کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے، کبھی caricatures آ جاتے ہیں، کبھی movie بن جاتی ہیں، کبھی کچھ ہو جاتا ہے، ہماری پوری امت مسلمہ کے sentiments کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ میں پوری پاکستانی قوم کو address کرنا چاہوں گا کہ اب دشمنوں کے پاس ایک بٹن آ گیا ہے، اب ان کو تو پتا چل گیا ہے کہ یہ پاکستانی قوم یا مسلمان قوم میں عدم برداشت ہے، ان میں برداشت کی صلاحیت نہیں ہے، اب یہ ان کے پاس ایک ہتھیا آ گا ہے، وہ جب چاہیں گے ایسا کریں گے کیونکہ وہاں پر تو freedom of expression ہے، freedom of expression ہونی چاہیے but freedom of abuse of any religion نہیں ہونا چاہیے۔ ابھی ستمبر ہے اور ستمبر کے end میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہوتا تو جتنے بھی ممالک کے صدور ہیں بشمول ہمارے صدر کے، ان سے بھی اس forum کے ذریعے درخواست ہے کہ وہ اپنے صدارتی خطاب میں اس point کو باقاعدہ mention کرائیں پوری قوم کی طرف سے اب باقاعدہ Security Council and General Assembly of the United Nations Organization میں باقاعدہ قانون سازی ہونی چاہیے کہ صرف اسلام کی نہیں، کسی ایک پیغمبر کی نہیں بلکہ جتنے بھی مذاہب ہیں ان کے بارے توہین آمیز کوئی بھی بات نہ کی جائے۔ آج کا دن جو پورا پاکستان celebrate کر رہا ہے، میں دوبارہ یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ چاہے وہ شاگرد ہوں، چاہے علما کرام ہوں، چاہے وکلاء ہوں وہ peaceful protest کے ذریعے اپنا احتجاج record کرائیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب اسامہ محمود صاحب۔

جناب اسامہ محمود: شکریہ میڈم سپیکر۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

محترمہ! آج کا دن کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے بہت سے گلے شکوے ہیں اس مسلم دنیا سے۔ احتجاج اور احتجاج کا طریقہ اس حد تک کب پہنچتا ہے، جب بے بسی ہوتی ہے۔ جب آپ کو کوئی چارہ نظر نہیں آتا، جب مسلم دنیا کی طرف سے کوئی اقدام اٹھتا ہوا نظر نہیں آتا اور آپ کو یہ نظر آتا ہے کہ مسلمان لاچار ہو چکے ہیں، بے بس ہو چکے ہیں، جب آپ کو نظر آتا ہے کہ سلمان رشدی کوئی کتاب لکھتا ہے تو action نہیں لیا جاتا، جب آپ کو نظر آتا ہے کہ ڈنمارک والے خاکے publish کرتے ہیں تو action نہیں لیا جاتا، جب آپ کو نظر آتا ہے کہ برما میں مسلمانوں کے ساتھ کس حد ظلم کیا جاتا ہے تو کوئی action نہیں لیا جاتا، جب آپ کو نظر آتا ہے کہ ایسی on air ہو جاتی ہیں اور کوئی action نہیں لیتا تو پھر احتجاج اس حد تک بڑھ جاتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان خود تپ جاتا ہے اور زمین پاؤں سے نکل جاتی ہے، جب آپ ایسے شرمناک مناظر دیکھتے ہیں بلکہ imagine کرتے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ تو مسلمانوں کا بڑا صبر تحمل ہے کہ وہ اس طرح سے احتجاج کر رہے ہیں ورنہ جہاد تو بنتا تھا اور پھر صلیبی جنگیں اور سازشیں ہونی تھیں۔ مان لیا کہ ان حکومتوں کا کیا قصور ہے، وہ sick لوگ ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ریمنڈ ڈیوس ادھر سے جا سکتا ہے، عافیہ صدیقی کو arrest کیا جا سکتا ہے تو ایسے عناصر کو کیوں ان کی حکومت control نہیں کرتی اور ان کو عبرت ناک سزا دیتی۔ احتجاج جیسی صورتحال تک کب پہنچتے ہیں، جب عوام کو حکومت پر، عوام کو مسلم دنیا کے حکمرانوں پر وہ اعتماد نہیں رہتا۔ ہمارا حکمران جیسا بھی ہے، اس کا ایمان اس کے ساتھ ہے لیکن ہم نے تو اپنی قبر میں جانا ہے۔ قیامت والے دن اللہ نے یہ نہیں پوچھنا کہ تمہارے ملک کے صدر نے کیا کیا، اس نے پوچھنا ہے کہ تم نے کیا کیا۔ لہٰذا ہر بندہ اپنا خود accountable ہے۔ ایسی صورتحال میں مسلم دنیا کو چاہیے اور میری اس فورم سے درخواست ہے کہ OIC کا اجلاس بلایا جائے اور جب تک اس کے لیے کوئی proper law نہیں بنتا اور اس چیز کو make sure کیا جائے کہ کچھ دن پہلے امریکہ میں ایک فلم چلتی ہے اور کچھ دن بعد فرانس میں خاکے publish ہو جائیں۔ یہ تو اسلام کے ساتھ اور مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے اور اس دنیا میں اگر United Nations کچھ نہیں کرتی تو میں United Nations کے وجود کو ہی نہیں مانتا۔ ہمیں کوئی ایسا ادارہ نہیں چاہیے جو دنیا کے تمام مذاہب کو مساوی حقوق نہیں دیتی، جو ان کے جذبات کی حفاظت نہیں کرتی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عمر رضا صاحب۔

جناب عمر رضا: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس پر یہی کہنا چاہوں گا کہ جو افسوسناک واقعہ کل اسلام آباد میں ہوا، میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ مسلمانوں کو احتجاج کرنا چاہیے لیکن وہ ایک پرامن احتجاج ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہ فلم اسی لیے بنائی تھی کہ مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کیا جائے اور ان کو آپس میں لڑایا جائے۔ جب ہمارا جسم موت کے لیے بنا ہے تو اللہ کی راہ میں شہید ہونا سب سے بہتر ہوتا ہے۔ علما کرام اگر کہیں گے کہ جہاد کرو تو جہاد کرنا چاہیے لیکن ایسا جہاد نہ کرو جس سے مسلمان ہی آپس میں مریں۔ میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ ایک شعر پیش کرتا ہوں۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

قاتل اگر ہمیں قتل کرنا چاہتا ہے تو کر دے لیکن اگر وہ ہمارے نبی پاک کی شان میں کوئی بھی غلط بات کہیں گے تو ہم اسے کبھی برداشت نہیں کریں گے اور میں اس ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی کو ختم کرکے ایک پرامن احتجاج record کر وایا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ انعم محسن صاحبہ۔

محترمہ انعم محسن: شکریہ میڈم سپیکر۔ ہمیں بالکل اس بات پر protest کرنا چاہیے and I seriously condemn this but آپ کو یہ بھی سوچنا چاہیے اور یہ میرا خیال ہے کہ جب آپ protest کریں تو don't be like those جو غلط حرکتیں کر رہے ہیں۔ آپ کے level کا فرق ہونا چاہیے۔ The thing is, if they are raising such issues themselves تو ہمیں ان issues کا solution ڈھونڈنا چاہیے نہ کہ ہم protest کرکے اپنے ہی ملک میں مزید issues highlight کرنا شروع کر دیں یا ان کو بڑھا دیں۔ I personally support کہ peaceful protest ہونے چاہییں لیکن protest میں بھی ایک civic sense ہونی چاہیے کہ کس قسم کا کرنا ہے۔ Protest تو ہو گا اور ہونا بھی چاہیے لیکن اس کے measures ایسے ہونے چاہیے کہUS یا ایسے دوسرے ممالک پر ایک pressure build بھی ہو۔ So, that is my view and if it so تو میرا یہ خیال ہے کہ ہم لوگوں کو ایک resolution attach کر کے بھیجنی چاہیے ایسے کسی فورم پر، OIC سے بھی ہمیں contact کرنا چاہیے as members of Youth Parliament کہ ہم ان کو show کریں کہ the youth is protesting in a different manner لازمی نہیں کہ protest ہمیشہ غلط طریقے سے ہی ہو ہم ایک اچھے طریقے سے بھی کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب شان حیدر صاحب۔

Syed Shan Haider: First of I would like to say that the Adjournment Motion presented by respected Leader is extolling and I strongly condemn this movie and I am in favour of peaceful protest but I would oppose the damages being done to State property. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: نجیب عابد بلوچ۔

جناب نجیب عابد بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ ایک مثال کے ساتھ اپنی بات کو مختصر کروں گا۔ حضور کی سنت اور ان کے عمل کی پیروی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر فرض بنتا ہے لیکن مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی اپنی والدہ محترمہ سے کچھ تلخیاں یا ناراضیاں ہیں تو اس کو کوئی اور شخص اس بندے کے سامنے اس کی والدہ کو اگر غلطی سے یا جان بوجھ گالی دے یا بری بات کہے اور اس کو یہ بھی کہے کہ تم react مت کرو کیونکہ تم اپنی والدہ سے تو ناراض ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے اس کی والدہ کو غلطی سے بھی گالی دے یا کوئی بری بات کہے اور اس کو یہ بھی کہے کہ تم react مت کرو کیونکہ تم اپنی والدہ سے اس وقت ناراض ہو اور ہم سے یہ کہنا کہ تم نبی کی شان میں گستاخی کیوں برداشت کرتے کیونکہ تم تو ان کی سنت پر بھی عمل نہیں کرتے۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر ہم اپنے نبی کے راستے پر چلنے میں کمزور ہیں، ہم لوگ اتنے ایمان والے نہیں ہیں، ہم سنت کی اتباع

نہیں کرتے لیکن کوئی ہم سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم کیوں تحفظ ناموس رسالت کی بات کرتے ہو۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ اور جزو ہے اور اس کے علاوہ ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب گلفام مصطفیٰ صاحب۔

جناب گلفام مصطفیٰ: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں جو حال ہی میں نبی کریم □ کی شان میں غستاخانہ movie release ہوئی کو strongly condemn کرتا ہوں اس کے بعد فرانس میں ایک میگزین شائع ہوا جس میں حضور اکرم □ کے خاکےشائع کیے گئے، میں اس کو condemn کرتا ہوں اور یہ سلسلہ رکا نہیں ہے، ابھی جرمنی سے ایک اور میگزین آ رہا ہے، وہ ابھی process میں ہے اور وہ بھی حضور اکرم □ غستاخانہ خاکے شائع کرنا چاہ رہا ہے۔ یہ سلسلہ بین الاقوامی سطح پر ایک منظم سازش نظر آ رہی ہے بالخصوص مغرب میں کہ مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکایا جائے اور ان کو internally کمزور کیا جائے اور یہاں جو یہ violence اور باقی تمام جو اس قسم کی activities ہو رہی ہیں، اس کو بہانہ بنا کر یہاں پر امن کے قیام کے نام پر پھر وہی بین الاقوامی افواج کو مسلط کیا جائے اور اس قسم کی تمام سازشیں اصل میں امت مسلمہ کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ دوسری طرف ظاہرہے کہ حضور اکرم □ سے محبت ایک مسلمان کے لیے ایمان کا حصہ ہے اور عشق کے معاملے کو علامہ اقبال نے کچھ ان الفاظ میں بیان کیا کہ:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

لہٰذا جہاں پر عشق ہوتا ہے وہاں پر عقل غیر فعال ہو جاتی ہے۔ عشق میں پھر عقل ساتھ نہیں دیتی۔ ہم یہاں بیٹھ کر لاکھ سوچیں کہ ہمیں صبر کرنا چاہیے، ہمیں عقل کے ناخن لینے چاہییں، ہمیں ہوش کا مظاہرہ کرنا چاہیے لیکن حقیقت یہی ہے کہ جب اس قسم کی کوئی بات آتی ہے تو پھر نہ تو ہم عقل کا استعمال کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس گستاخی کو برداشت کر سکتے ہیں، نہ ہی ہم universal declaration of human rights اور نہ ہم freedom of information and freedom of expression and independent media کے جھنڈوں کے سائے تلے اس قسم کی گستاخیوں کو برداشت کر سکتے ہیں۔ میں یہاں پر برملا کہنا چاہوں گا کہ west کی حکومتیں اس معاملے میں برابر کی شریک ہیں کیونکہ وہ اس کی روک تھام کے لیے نہ تو کسی قسم کی legislation کرتی ہیں، نہ ہی اس کو sincerely condemn کرتی ہیں اور نہ کسی قسم کا action لیا جاتا ہے۔ اگر امریکہ میں یہ movie release ہوئی ہے تو صرف ایک بندے کو انہوں نے حراست لے لیا اور اس کے خلاف کیا ہوا وہ کسی کو معلوم نہیں۔ اگر فرانس میں میگزین نے خاکے شائع کیے ہیں تو French Government نے میگزین کے آفس کے باہر سیکورٹی سخت کر دی ہے لیکن ان اشخاص کے خلاف، ان اداروں کے خلاف کوئی action نہیں لیا گیا جو اس قسم کے اقدامات کر رہے ہیں۔ اگر جرمنی میں خاکوں کی اشاعت کی بات ہو رہی ہے تو اس حوالے سے جرمن حکومت ابھی سے اسے روکنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کر رہی ہے۔ اس موقع پر بطور مسلمان ملک ہونے کے، بطور امت مسلمہ کے نمائندہ ملک ہونے کے اور we claimed to be an Islamic fort in the world. اس ساری حیثیت کے ہونے سے اور واحد اسلامی ایٹمی طاقت ہونے کے ناتے میں سمجھتا ہوں ہماری حکومت کی prime responsibility ہے کہ ہم Organization of Islamic Conference, ہم United Nations اور

جیسے دیگر forums پر دیگر مسلمان ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ اکٹھے ہو کر اس حوالے سے بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کے لیے کوششیں کریں۔ Freedom of information بالکل ٹھیک بات ہے لیکن freedom of information کو کسی حد تک اخلاقیات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے اور اس قسم کے جذبات مجروح کرنے والے اقدامات کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سید حسیب احسن ہاشمی صاحب۔

جناب محمد حسیب احسن: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو being a Muslim اس movie کو اس طرح کے جو بھی acts ہوتے ہیں اور ہوتے آ رہے ہیں یا ہوں گے، ہم ان کی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! Movie تو بنا دی گئی، یہ freedom of expression ہے، جس سے تقریباً 1.5 billion مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کیا گیا۔ اگر مسلمان اپنا freedom of expression show کرتے ہیں تو ان کو terrorists کہہ دیا جاتا ہے۔ جب ان لوگوں کے اپنے احساسات مجروح ہوتے ہیں، جب holocaust کا issue ہوتا ہے تو اس کا جو مجرم ہوتا ہے اس کو فوراً گرفتار بھی کر لیا جاتا ہے۔ وہاں پر قانون ہے کہ یہودی کو یہودی نہیں کہا جاتا۔ ایسا لگتا ہے یہ سب چیزیں freedom of expression مسلمانوں کے لیے ہیں۔ اگر 9/11 کے بعد دیکھیں تو 9/11 کے بعدوہاں پر مسلمانوں کے یہ صورتحال ہو گئی ہے کہ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کے airports پر body scanning کی مشینیں لگی ہیں اور ہم بہت مزے سے وہاں چلے جاتے ہیں اور scanning بھی کر والیتے ہیں لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو شرم سے ڈوب مرنا چاہیے ہم لوگوں کو۔

فرانس میں ہماری ماؤں اور بہنوں کو حجاب نہیں لینے دیا جاتا۔ اگر وہ ان کا freedom of expression ہے تو حجاب لینا بھی میری ماؤں اور بہنوں کا freedom of expression ہے۔ Amnesty International کی report ہے کہ جو مسلمان خواتین حجاب لیتی ہیں یورپ میں اور Islamic dressing کرتی ہیں، ان کو بہت کم نوکریاں دی جاتی ہیں۔ یہ کس طرح کی equality ہے، یہ طرح کا freedom of expression ہے۔

اس پر ہمارا protest ہونا چاہیے، بالکل ہونا چاہیے اور peaceful ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ کرنا چاہیے کہ ان کے Ambassador کو بلایا اور اس کو warn کیا جائے کہ ہماری عوام کے احساسات بہت زیادہ مجروح ہوئے ہیں۔ آپ آگے اپنی حکومت کو بتائیں اور یہ guarantee دیں کہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہیں ہوں گے اور ہوں گے تو ہم ان کو کٹہرے میں لاکر کھڑا کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جس طرح امریکہ کرتا ہے کہ اگر وہ پاکستان کو کوئی اسلحہ دیتا ہے تو وہ اس کو پابند کر دیتا ہے اس کو انڈیا کے خلاف استعمال نہیں کرنا۔ اس طرح ہمارے پاس ایک platform OIC ہے، ہم اس کو utilize کر سکتے ہیں۔ جتنے بھی مسلمان ممالک ہیں، ان کو ہم اس طرح استعمال کر سکتے ہیں کہ ہمارے پاس oil ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر مصنوعات ہیں، ہم بھی یہ کر سکتے ہیں کہ اگر دنیا کا کوئی بھی ملک اس طرح کی نازیبا حرکات کرتا ہے تو ہم اس پر اپنی چیزوں کی پابندی لگا سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میرے پاس ناموں کی ایک لمبی فہرست ہے، اگر آپ لوگ کم کم وقت لیں تو سب کی باری آ جائے گی۔ جناب توصیف عباسی صاحب۔

جناب توصیف عباسی: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو کل جو incident ہوا، ایک peaceful protest کو ایک پرتشدد protest میں تبدیل کیا گیا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا، ہم اس کو condemn کرتے ہیں۔ دوسری بات میڈم سپیکر! یہ نبی اکرم کی شان میں جو گستاخی کی گئی ہے اس پر ہم سب protest کرتے ہیں اور اس کو condemn بھی کرتے ہیں۔ اصل میں میڈم سپیکر! چاہے ہمارا حجاب کا مسئلہ ہو، برما کے مسلمانوں کی killings کا مسئلہ ہو، Denmark کے خاکوں کا مسئلہ ہو یا facebook کا مسئلہ ہو، یہ ساری چیزیں وہ ہیں جس پر ہم لوگوں کو letdown کیا جا رہا ہے اور ہم لوگوں نے ایک procedure adopt کر لیا ہے کہ جی protest کرنا ہے۔ ہمارے مسلمان ممالک کا جو ایک forum ہے وہ ایک طرح سے ineffective ہو گیا ہے کہ ہمارا یہ protest اس level تک نہیں جا رہا ہے یا اس میں اتنی آواز نہیں ہے، اس میں اتنی جان نہیں ہے کہ international community, non-Muslim community اس کو consider کرے اور ایسے incidents جو تقریباً ہر چھ مہینے کے بعد یا سال کے بعد جو ہو رہے ہیں ان کو روکا جا سکے یا ان کو ختم کیا جا سکے۔ میڈم سپیکر! اس چھوٹی سی بات پر ختم کرنا چاہوں گا کہ جتنے بھی مسلمان ممالک ہیں، ان سب کو مل بیٹھ کر ایک مستقل لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے تاکہ آئندہ اس طرح کے incident جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں نہ ہوں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب ریحان بلوچ صاحب۔

ملک ریحان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! میں اس movie کو condemn کرتا ہوں۔ میں ایک peaceful protest کے حق میں ہوں and without any destruction because this movie outraged our sense of modesty. میڈم سپیکر! ہمیں test کیا جا رہا ہے کہ ہم کتنے unite ہیں اور کس حد تک جا سکتے ہیں مذہب کے معاملے میں۔ میڈم سپیکر! ہمیں یعنی مسلم امہ کو unity کی ضرورت ہے اور پوری دنیا میں اسلام کو صحیح انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ میڈم سپیکر! ہم جتنا بھی protest کریں، this is not the way to protest. سب سے بڑا protest تو یہ ہوگا کہ ہم اس movie پر ban نہ لگائیں۔ جتنا بھی sensor ہم اس movie پر لگائیں گے وہ اتنی ہی popular ہو جائے گی۔ میری یہ درخواست ہے کہ ایک peaceful protest کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب اصغر فرید صاحب۔

جناب محمد اصغر فرید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشفت الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ و آلہ

نبی کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے
غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشق مصطفے تو زندگی فضول ہے

میڈم سپیکر! جب ایک مسلمان کلمہ طیبہ، کلمہ حق لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتا ہے تو وہ اس بات کا عہد لے لیتا ہے اپنے آپ سے کہ وہ اپنے مال، جان، اپنی اولاد اور اپنی ہر چیز سے indirectly

آپ کے ناموس کو افضل سمجھے گا۔ ایک حدیث نبوی کا مفہوم ہے کہ کوئی مسلمان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے رشتہ داروں، اپنے مال اور حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ آپ سے محبت نہ کر لےلہٰذا جب محبت ہے تو محبت کا اظہار تو definitely ہم نے کرنا ہی ہے لیکن آج جو محبت کا اظہار ہو رہا ہے اس سے تو مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح کے مسائل نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں اس وقت تک محبت کا اظہار peaceful طریقے سے جاری رکھنا چاہیے جب تک ان لوگوں کو جنہوں نے یہ نبی اکرم کی شان میں گستاخی کی ہے ان کو عدالت کے کٹہرے میں لا کر نشان عبرت نہ بنایا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عامر کھچی صاحب۔

جناب محمد عامر خان کھچی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں ہاؤس میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ یہ یورپ کے double standard اور hypocrisy کی ایک کھلی مثال ہے کہ وہاں پر holocaust کو discuss کیا جاتا ہے یا ان کو deny کیا جاتا ہے۔ اس پر تو ایک hue and cry پوری دنیا میں آتا ہے، laws بنے ہوئے ہیں، وہاں پر کسی کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی لیکن جب ہمارے رسول پاک کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے تو ان کو پھر freedom of expression and speech کے نام پر دبا دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو یورپ کی جو حکومتیں ہیں وہ سب کی سب equally ملوث ہیں کیونکہ وہ خود اس طرح کی چیزیں اور مثالیں دیتے ہیں اور ایسا impression دیتے ہیں کہ وہ encourage ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی وزیر خارجہ سے بھی میں اس یوتھ پارلیمنٹ کے فورم سے یہ کہوں گا کہ ایک ایسی پالیسی اور ایک letter in collaboration with the Opposition Leader بھیجیں اور ایک diplomatic protest record کر وائیں۔

میں ایک اور بات یہاں پر کہنا چاہوں گا کہ جو ابھی مظاہرے ہو رہے ہیں پورے پاکستان میں، یہ peaceful ہونے چاہییں، ان میں کسی دوسرے ملک کا نقصان نہیں بلکہ اس میں صرف ہمارا، ہمارے بھائیوں کا اور ہماری حکومت کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں اپنی بات کا اختتام ایک شعر سے کروں گا:

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو دھول بس
یوتھ پارلیمنٹ کے لیے خدا کا رسول بس

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ رابعہ شمیم صاحبہ۔

محترمہ رابعہ شمیم: السلام علیکم۔ میں اس بات کی شدید مذمت کرتی ہوں کہ ان لوگوں نے اس طرح کیاکہ movie بنائی اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا۔ انہوں نے اسے روز کا معمول بنا لیا کہ مسلمانوں کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا جاتا ہے۔ سب سے پہلے مجھے اس بات کا شدید افسوس ہے کہ ہمارے پاکستانی channels پر اوبامہ اور ان کے سفیروں کی طرف سے paid contents چل رہے ہیں اور وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا اس سے کوئی concern نہیں ہے۔ حکومت کو یہ تمام چیزیں بند کرنی چاہییں اور میں یہ کہتی ہوں کہ یوتھ پارلیمنٹ سے گزارش ہے کہ ہمارا ایک peaceful protest record کر وائیں۔ At least جب اجلاس ختم ہو تو ہمیں کم از کم یہ محسوس نہ ہو کہ ہم نے کسی authority میں ہوتے ہوئے کچھ نہیں کیا۔ میں صرف

یہ کہتی ہوں کہ ہم اپنی self-evaluation بعد میں کر سکیں کہ ہم نے کچھ کیا اور مزید یہ کہ United Nations کو بھی ایک خط لکھا جائے یا پھر ہمیں protest کرنا چاہیے .through internet شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب حفیظ اللہ وزیر صاحب۔

جناب حفیظ اللہ وزیر: شکریہ محترمہ ڈپٹی سپیکر۔ وہ پیمبر اسلام، وہ عظیم شخصیت کے مالک جن کے رخصت ہونے پر عاشق رسول حضرت عمر فاروق اعظم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اگر کسی کے منہ سے میں نے یہ سنا کہ نبی رخصت فرما چکے ہیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ وہ عظیم حستی جن کے جنگ احد میں دو دندان مبارک شہید ہوتے ہیں تو ایک عاشق رسول جنگل میں اٹھتا ہے اور پتھر اٹھا کر اپنے دو مبارک دندان کو شہید کر دیتا ہے، پھر سوچتا ہے کہ شاید نبی کے یہ دو دندان مبارک شہید نہیں ہوئے جو میں نے اپنے شہید کیے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ دو دانت اور شہید کر دیتے ہیں۔ پھر یہی سوچتے ہیں اور پھر مزید دانت شہید کر دیتے ہیں حتیٰ کے ان کے منہ میں کوئی بھی دانت باقی نہیں رہتا۔ یہی ہے صحیح جذبہ۔ میڈم سپیکر! وہ عاشق رسول، وہ اصحابہ کرام انہوں نے دیکھا تھا کہ ہمارے پیغمبر اسلام نے اس دین کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے کتنی عزیتیں اور کتنی مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ ہمارے لیے دن رات روئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر پوری دنیا کا رونا اکٹھا کیا جائے تو نبی کریم جتنا اپنی امت کے لیے روئے ہیں اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بدقسمتی کی بات میڈم سپیکر یہ ہے کہ آج اس پیغمبر اسلام کے خاکے کبھی بنائے جا رہے ہیں، کبھی ان کے خلاف فلمیں بنائی جا رہی ہیں اور ہم یہاں پر بات کرتے ہیں کہ ہمیں peaceful protest کرنا چاہیے۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ peaceful protest سے یہ حکمران جو ہاتھی کے کانوں میں سو رہے ہیں، اٹھ سکتے ہیں؟ کیا آپ کو ان سے توقع ہے کہ وہ امریکہ سے یہ بات کہیں کہ میرے لوگ peaceful protest کرتے ہیں، اس کے بعد کوئی ایسی movie بنائی جائے؟ قطعاً نہیں۔ یہ امریکہ کے ساتھ جتنی محبت کرتے ہیں، آج ان کی اتنی محبت اپنے پیغمبر سے نہیں ہے۔

میڈم سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اپنے ملک میں کوئی تباہی و بربادی وغیرہ نہ ہو لیکن ہم پر جو حکمران مسلط ہیں، ان کو جگانے کے لیے یہی کچھ ہو سکتا ہے۔ میں آخر میں یوتھ پارلیمنٹ کے وزیراعظم صاحب، قائد حزب اختلاف صاحب، آپ اور سیکرٹریٹ تمام سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس protest کو آگے لے جائیں تاکہ ہم بھی کچھ قیامت دن بتا سکیں کہ اے پیغمبر ہم تو ان لوگوں کی طرح تو نہیں نکل سکے جنہوں نے اپنی جانیں ہاتھ پر رکھ کر آپ پر قربان کر دیں لیکن پھر بھی ہماری جو بے بسی تھی اس کو ہم نے اتنا کر دیا کہ ایک خط کی شکل میں آگے پہنچا دیا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب نوید حسن صاحب۔

جناب نوید حسن: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے being a Muslim میں اس movie کو سختی سے condemn کرتا ہوں اور جو کل احتجاج کیا گیا ہے، میں اس کو بھی condemn کرتا ہوں کیونکہ اس سے نہ تو سلمان رشدی کو کوئی فرق پڑا ہے، نہ ہی ٹیری جان کو کوئی فرق پڑا ہے اور نہ اس پروڈیوسر کو کوئی فرق پڑا ہے جس نے یہ فلم بنائی ہے۔ احتجاج ضرور کرائیں لیکن اپنے ہی املاک کو نقصان نہ پہنچائیں۔ Being

a member of Youth Parliament جیسے ہم face book پر باتیں کر رہے تھے تو مجھے بہت دکھ ہوا ہے لیکن ادھر کسی نے بھی کوئی بات نہیں کی۔ ادھر ہم کہتے ہیں کہ protest ہوگا، یہ ہوگا وہ ہوگا لیکن آج تک کچھ بھی نہیں ہوا۔ جو ہم کر سکتے ہیں کم از کم وہ تو ہمیں کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شہیرہ جلیل صاحبہ۔

محترمہ شہیرہ جلیل الباسط: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! مجھ سے پہلے ابھی دو ارکان نے بات کی۔ انہوں نے جو بات کی، اس میں جو جذبات تھے وہ بلا شبہ عیاں تھے۔ میڈم سپیکر! جب یہ معاملہ سامنے آیا تو وہ میں ہی تھی جس نے face book پر protest کا suggestion دیا تھا کہ چلو چلتے ہیں، US Embassy ہی چلتے ہیں، ایک demonstration کرتے ہیں اور وہاں جا کر اپنا احتجاج record کراتے ہیں۔ پھر ہوا کچھ یوں میڈم سپیکر! کہ جس جس طرح معاملہ آگے بڑھتا گیا، ایک ہفتہ گزرا، دوسرا ہفتہ گزرا، پھر ہم نے دیکھنا شروع کیا کہ پی ٹی وی پر protest نام کا لفظ یا concept کیا سے کیا ہو گیا یعنی تبدیل ہو گیا۔ پھر ہم نے اس کی روشنی میں فیصلہ کیا کہ مہذب لوگوں کی طرح یہ نہ کہا جائے کہ بطور مسلمان ہمارا عشق رسول ﷺ کو ایک کاغذ کے ٹکڑے میں سمو دیا ہے۔ اگر ہم یہ perception لے کر چلیں گے تو پھر ہمیں تو یہاں پر بیٹھنا ہی نہیں چاہیے، ہم resolution کے اس کاغذ کو بھی پھاڑ دیتے ہیں۔ پارلیمنٹ ہاؤس جا کر اس دروازے توڑ دیتے ہیں اور ان کو باہر کھینچ کر نکال دیتے ہیں۔

میڈم سپیکر! سچ یہ ہے کہ ہم کتنے بھی جذباتی ہو جائیں، ہمیں بالآخر اس بات کو ماننا پڑے گا کہ اس وقت پوری دنیا میں یہودی قوم آپ کی اکانومی پر اور آپ کے میڈیا پر چھائی ہوئی ہے۔ ان کی اس حاکمیت کو ہم اپنی جذباتیت سے ختم نہیں کر سکتے، پانچ سال یا دس سال میں نہیں کر سکتے۔ آج مسلمانوں کی جو دنیا میں تذلیل ہو رہی ہے، ہمارے اس مقام کی جو وجہ ہے وہ یہی ہے میڈم سپیکر! کہ ہم ہر چیز میں اپنی جذباتیت کو کل کائنات سمجھ لیتے ہیں۔ ہم تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی کے شعبوں کو لات مار کر یہ کہتے ہیں کہ چلیں protest کرتے ہیں، دروازے توڑتے ہیں۔ میڈم وہ بات اپنی جگہ بجا ہے۔ خون میرا بھی کھولتا ہے جب حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے۔ یہ ہمارے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔ ہم مسلمان پوری دنیا کے لیے ایک مذاق بن گئے ہیں۔ ایک movie آتی ہے، دوسری movie آتی ہے، کسی بھی چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ میڈم سپیکر! سچ تو یہ ہے کہ وہ بھی سمجھ گئے ہیں کہ آپ ان کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور ہمارے پاس ان دو، تین چیزوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اب آپ اس بات کو بھی تسلیم کریں کہ آپ کہتے ہیں کہ پوری مسلم امہ میں protest ہوا ہی نہیں، لوگ اپنے گھروں میں سوتے رہے۔ حقیقت یہ ہے میڈم سپیکر کہ لوگ سڑکوں پر نکلے ہیں، Ambassadors کو مارا گیا ہے۔ یعنی کہ ایک چیز اپنی جگہ موجود ہے لیکن اس کا نتیجہ کا نکلا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہمارا کھولتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عملی طور پر کچھ نہیں ہوا۔

میڈم سپیکر! میں اب اپنی بات کو sum up کروں گی۔ As a Youth Foreign Minister, میں نے اپنی پارٹی میٹنگ میں بھی یہ بات propose کی تھی اور آج ہاؤس میں بھی propose کرتی ہوں کہ چند ارکان نے میرے ساتھ تعاون کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن میں آج سب کو دعوت دیتی ہوں کہ وہ آئیں، انشاء اللہ آج رات تک ہم ایک draft prepare کرتے ہیں اور اس draft کا مقصد یہ ہے کہ youtube and google جو دنیا کی social

networking میں اس وقت چھائے ہوئے ہیں، یہ جتنی بھی چیزیں blasphemy کی ہوتی ہیں، ان کے پھیلنے کی بنیادی وجہ social networking کی websites ہوتی ہیں۔ اگر آپ youtube کے terms of service پڑھ لیں جو کہ ان کی website پر دیے ہوئے ہیں جن میں limitation of liability, community guideline اس بارے میں youtube کے اپنے laws ہیں، ان کو پڑھ کر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کسی صورت میں بھی اس طرح کی video وہاں پر uploaded رہ ہی نہیں سکتی it does not matter کہ وہ اس چیز کو کتنا deny کرتے ہیں۔ لہٰذا میڈم سپیکر! ہم نے decide کیا ہے کہ youtube and google کے اپنے clauses, اپنے laws ہم نکالیں گے اور ان کی روشنی میں google's Headquarter in Mountview California کو ہم خطوط لکھیں گے اپنی monitory capacity میں ان کو mails کریں گے، fax کریں گے اور telephones کریں گے کیونکہ میڈم سپیکر! یہ بات ہمیں مان لینی چاہیے کہ OIC اس وقت ایک غیر فعال تنظیم ہے، United Nations میں امریکہ کے پاس veto power ہے اور وہ ہماری بات نہیں سنے گا۔ ICC (International Criminal Court) کو امریکہ اہمیت نہیں دیتا۔ ICJ کے فیصلے وہ نہیں مانتا تو پھر short term میں مسلمانوں کے پاس یہی چند حل بچتے ہیں کہ یا تو آپ دروازے توڑ دیں یا پھر آپ کاغذ پر آ جائیں اور اس قسم کا کوئی letter draft کرکے ان کو بھیجیں۔ بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب احمد نمیر فاروق صاحب۔

جناب احمد نمیرفاروق: شکریہ میڈم سپیکر۔ Protest کی ہم بات کر رہے ہیں اور میں protest کے بارے میں میں یہی سوال پوچھنا چاہوں گا کہ what are we actually aiming at with this protest? Do we really think that we are going to convince America with these protests کہ آپ ایسی فلمیں بنانا چھوڑ دیں۔ ایسا ملک جو اپنے لوگوں کو مرواتا ہے اپنے vested interest کے لیے، ایسا ملک جو اپنی buildings گراتا ہے، اپنے vested interest کے لیے، کیا آپ ان کو اس طرح سے convince کر سکتے ہیں کہ ہم اپنا ہی ملک جلا رہے اور آپ اس کو چھوڑ دیں۔ What I am suggesting, we should play by their lines. Holocaust کے بارے میں جتنے بھی قانون ہیں، ان میں یہی کہا گیا ہے کہ holocaust is something which incited anger among the Jews because in holocaust they actually went for violence against Jews. ان کے آئین اور قانون میں یہی ہوا ہے کہ ایسی چیزیں جن سے violence incite ہو کسی بھی community کے خلاف تو اس کو آپ freedom of expression کی domain سے باہر لے جا سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں اس بات پر convince کریں کہ ایسی movies اگر بنیں گی تو ان کی اپنی community کو خطرہ ہے مسلمانوں سے کیونکہ پھر مسلمان ان کے against violence commit کریں گے۔ لہٰذا ایسی چیزیں بھی مسلمانوں میں violence تو نہیں insight کر رہی ہیں لیکن ان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور پھر violence ان کی اپنی community کے against insight ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم اس طرح سے ان کو convince کر سکتے ہیں کہ یہ آپ کے حق میں ہی بہتر ہے کہ آپ ان چیزوں کو ban کریں۔ اس سلسلے میں پارٹی کل میٹنگ میں بھی ہم نے discuss کیا تھا کہ جو international Covenant on Civil and Political Rights ہیں، اس کے ایک Article 22 میں لکھا ہوا ہے کہ Any advocacy of national, racial or religious hatred that constitutes incitement to discrimination, hostility or violence shall be prohibited by law. When it is written over there so it should be implemented and we can convince them

over this. Secondly, Article 19(3) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ a freedom of expression can be limited even it does not amount to hate and peace, for example, in circumstances where it is necessary to protect public order, national security or the right of others. اس سے public order بھی disturb ہو رہا ہے مسلمان ممالک میں، rights of Muslims بھی disturb ہو رہے ہیں اور national security بھی disturb ہو رہی ہے۔ لہٰذا ان ساری چیزوں کو ہم اس draft میں شامل کریں گے جو شہیرہ تیار کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ precedence بھی ہیں، already جو decisions ہوئے ہیں امریکہ میں، ان کو بھی ہم quote کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک decision ہوا تھا جس میں United States کی Supreme Court کے Justice Oliver Vendorhomes has established that the right to freedom of speech in the United States is not unlimited. The most stringent protection he wrote on behalf of a unanimous court would not protect a man falsely short a fire in theatre and causing a panic. They are saying that even if a person is falsely short a fire and causing panic تو ان cases میں بھی آپ freedom of expression کو limitize کر سکتے ہیں۔ یہ ایک precedence already set کیا ہے US Supreme Court نے تو ہم ان lines پر چلتے ہوئے انہیں convince کر سکتے ہیں کہ یہ آپ کی community کے ہی خلاف ہو رہا ہے اور یہ precedence بھی ہے اور international law بھی یہی کہتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس کو draft میں include کرنا چاہیے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر بات ہوئی ہے کہ advertisements چل رہی ہیں، paid contents چل رہے ہیں، جن میں اوبامہ اور ان کے US Ambassador convince کر رہے ہیں کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور کہا جا رہا ہے کہ ان کو ban کرنا چاہیے۔ ان کو کیوں ban کرنا چاہیے۔ ان کو ban نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ایک gesture of goodwill ان کی طرف سے آ رہا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اس کو encourage کریں۔ آپ کو پتا ہے کہ سارے لوگ امریکہ میں بھی اس چیز کے خلاف نہیں ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ وہاں لوگ بھی نہیں چاہتے کہ اس طرح ہو۔ صرف کچھ وہ لوگ جو مسلمانوں خلاف ہیں وہ مسلمانوں کے جذبات کو ابھارتے ہیں اور پھر مسلمان اپنے ہی ملک جلا رہے ہوتے ہیں۔ کل ہی میں نے social networking website پر ایک کارٹون دیکھا جس میں مسلمانوں کی حالت زار کو show کیا گیا تھا کہ جب یہ protest کرتے ہیں تو تب بھی اپنا ہی ملک جلاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں اور طرح کی چیزوں سے گریز کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی اسامہ محمود صاحب۔

جناب اسامہ محمود: میڈم سپیکر! میں صرف اپنے colleague کو یہ بتانا چاہوں گا یہ ان کے double standards ہیں۔ اگر وہ بے بس ہیں تو ان کو arrest کیوں نہیں کرتے اپنے ملک میں۔ Paid contents چلانا صرف ایک gesture ہے۔ اس لیے ہمیں ان چیزوں کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب حماد ملک۔

جناب حماد ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے

جو اسی میں ہو خامی تو ایمان نامکمل ہے

سب سے پہلے تو میں محترم قائد حزب اختلاف کا شکرگزار ہوں جو یہ resolution اس ایوان میں لے کر آئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اس چیز کا بھرپور مخالف ہوں جس طرح کے کل مظاہرے اور protests اسلام آباد میں ہوئے۔ ان سے اپنے لوگوں اور اپنے ملک کی املاک کو نقصان پہنچا۔ اس کے میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ اگر یہ یہودی یا عیسائی جنھوں نے مسلمانوں کے خلاف یہ shameful act کیا، نبی کریم □ کے خلاف جو movie بنی یا جو خاکے بنے، ان کی کیا وجوہات کیا ہیں۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! سب سے پہلے ہمیں اپنے اندر دیکھنا چاہیے کہ ہمارے اندر کیا خامیاں ہیں۔ اگر آپ physically strong ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک بندوق ہے تو کسی میں بھی اتنی جرات نہیں ہوتی کہ آپ کے سامنے اونچی آواز میں بول سکے۔ اس میں ہمیں اپنی خامی نظر آتی ہے کہ ہم خود اتنے strong نہیں ہیں۔ نبی پاک □ جیسی شخصیت پر انگلی اٹھائی جائے اور ہم لوگ خاموش رہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم سڑکوں پر protests کے نکل جائیں اور اپنے ملک کی املاک کو نقصان پہنچائیں۔

اگر آپ مسلمان ہیں، I am not a fundamentalist and I am not an extremist پر میں یہ جانتا ہوں کہ جب تک مسلمان جہاد سے جڑے رہے، اس طرح کے کوئی shameful acts آپ کو منظرعام پر نہیں آئے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب ڈاکٹر علی رضا صاحب۔

ڈاکٹر علی رضا: شکریہ میڈم سپیکر۔ یقیناً ہمیں اس movie کو condemn کرنا چاہیے، یہ West کی طرف سے ہمارے عقیدے اور ہمارے احساسات کو مجروح کرنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ میں ایوان میں اس حوالے سے ایک بات کرنا چاہوں گا کہ ہم لوگوں کو foreign relations کی dynamics کو ضرور دیکھنا چاہیے۔ West کی ہمیشہ سے ایک خاص کوشش رہی ہے کہ وہ دنیا کو rule کر سکیں۔ پہلے British اس کام میں تھے، پھر Dutch تھے، پھر Polish تھے اور اب امریکہ ہے جو ایک world super power بھی ہے۔ آپ کے پاس ایک chain ہے۔ لبنان میں حزب اللہ کے بعد آپ کے پاس عراق ہے، ایران ہے، پاکستان ہے، افغانستان ہے، یہ وہ لوگ ہیں، یہ وہ belt ہے اور اس میں اب لیبیا بھی شامل ہو چکا ہے، جن کے بارے میں West کو ہمیشہ سے خدشات رہے ہیں کہ یہ لوگ مذہب کے معاملے میں بہت خطرناک ہیں اور انتہائی rigid ہیں اور امریکہ کو tough time دیتے ہیں۔ اسی بنیاد پر انہوں نے افغانستان میں پہلا حملہ کیا، پھر انہوں نے عراق کی کمزور حکومت کو گرایا اب لیبیا میں یہ کام ہوا ہے لیکن وہ اپنے vested interests کو protect کرنے کے لیے عرب لیڈران کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتے جو کہ آپ کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ یہ جو movies بار بار آ رہی ہیں، cartoons بار بار آ رہے ہیں، ان کو روکنے کا way forward صرف یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کی حکومتیں strong ہوں۔ جب آپ کی حکومت strong ہو گی، آپ کے لوگوں کے جذبات کو اچھی طریقے سے portray کرے گی تو یقین کریں کہ آپ کے ملک میں ایک ٹوٹنے والی light سے بھی ان کو ڈر لگے گا لیکن اگر آپ کی حکومت ان کے سامنے knockdown ہو جائے تو پھر ان کو ان protests وغیرہ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا چاہے آپ مارگلہ جلاتے ہیں یا آپ سیرینا جلاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے کچھ لیڈران ہیں جو بنے ہی امریکہ کی پشت پناہی سے، جو اپنے ملک میں امریکہ کے بحری بیڑے بھی رکھتے ہیں، وہ کبھی بھی ان چیزوں کو promote نہیں کریں گے۔ اگر کوئی مفتی کسی کے قتل کا فتویٰ جاری کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اس نے دنیا و آخرت میں ایک عظیم کام کیا ہے تو وہ انتہائی بے وقوف آدمی ہے۔

جناب محمد حماد ملک: میڈم سپیکر! میرا ایک point of order ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد حماد ملک: میڈم سپیکر! مفتی حضرات بہت عالم لوگ ہوتے ہیں اور ان کے بارے میں اگر ایسی باتیں نہ کریں تو بہت ہوگا۔

ڈاکٹر علی رضا: اس کے علاوہ میڈم سپیکر! اس میں ایک انتہائی ضروری بات ہے جو میں اس ایوان میں پوچھنا چاہوں گا کہ ایک movie "The Message" آئی تھی، I don't know about its director and producer لیکن اگر اس ایوان میں کوئی بتانا چاہے کہ اس فلم "The Message" کا legal status کیا تھا۔ اس میں انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی شان کو بہترین Islamic point of view سے بیان کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسلام کی تبلیغ کی کوششوں کو بیان کرنے کی کوشش تھی لیکن اس فلم پر ہمارے علماء کا کیا ردعمل آیا تھا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب ظفر صدیقی صاحب۔

جناب محمد ظفر صدیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو دین نامکمل ہے

میڈم سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا دین تب تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم حضرت محمد ﷺ سے محبت نہیں کرتے۔ ایسی ہستی جو میرے لیے میری جان، میرا مال اور میرے والدین سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر اس ہستی کی گستاخی کی جائے اور آپ سمجھیں کہ ہم خاموش رہیں گے۔ میڈم سپیکر! Protest کی بات تو ہم بعد میں کریں گے۔ پہلے تو ضروری یہ ہے کہ ہم پوری مسلم امت میں اتحاد قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جب تک ہم میں unity نہیں ہوگی، جب تک ہم ساتھ نہیں ہوں گے، ہم کمزور رہ جائیں گے اور کسی بھی ایسی طاقت کا جو ہمارے خلاف سازش کرتی ہے، جو ہمارے نبی ﷺ کی گستاخی کرتی ہے، ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں کیونکہ اقبال نے بھی کہا ہے کہ؛

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

میڈم سپیکر! جہاں تک protest کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم یوتھ پڑھے لکھے ہیں، ہمیں protest کرنا چاہیے اور لوگوں کو بتانا چاہیے کہ ایک پرامن protest کیسے ہوتا ہے۔ میڈم سپیکر! جہاں تک بات ہے امریکی حکومت کی۔ امریکہ میں Government level پر ہیلری کلنٹن نے بھی بیان دیا اور اس کو condemn بھی کیا اور اوبامہ نے بھی کہا کہ اس movie سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے میں سمجھتا

ہوں کہ پاکستان کو حکومتی سطح پر، OIC کی سطح پر، UN and diplomatic سطح پر اس movie کو ban کروانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد عمر ریاض صاحب۔

جناب محمد عمر ریاض: محترمہ سپیکر صاحبہ! ایک عظیم ہستی جسے اس کائنات میں رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ ایک عظیم ہستی جس نے ہمیں زمانہ جاہلیت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر، روشنی کا راستہ دکھایا۔ ایک عظیم ہستی جس نے ہمیں سراط مستقیم دکھایا تاکہ ہم دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرکے سرخرو ہو سکیں اور ایک عظیم ہستی جس نے ہمیں بتایا اور جس کی تعلیمات پر عمل کر کے مسلمانوں نے ماضی میں فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑے لیکن دیکھا جاتا ہے کہ جب اسی عظیم ہستی کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے تو امت محمدی □ کے ڈیڑھ ارب سے زیادہ لوگ بے بس نظر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اپنی املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں لیکن کوئی بھی سیاسی دباؤ ہم نہیں ڈال سکتے ان بڑی طاقتوں پر جن ممالک سے اس قسم کے گستاخانہ کلمات اٹھتے ہیں۔ اگر ہم معاشرے کو دو حصوں میں تقسیم کریں کیونکہ معاشرے کے بنیادی طور پر دو طبقات ہیں۔ ایک عام عوام کا طبقہ ہے جس سے ہم تعلق رکھتے ہیں اور دوسرا حکومتی طبقہ ہے۔ عام عوام کی سطح پر اگر دیکھا جائے تو عام عوام نے اپنا احتجاج کسی حد تک record کروانے کی کوشش کی چاہے وہ احتجاج تشدد کی شکل اختیار کر گیا ہو، چاہے وہ احتجاج جذباتیت کی شکل اختیار کر گیا ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی دنیا کے جتنے بھی ممالک ہیں ان میں سے کوئی بھی حکومت ایک firm stand لینے کے قابل نہیں ہے۔ ہماری حکومت نے عوامی دباؤ کے اندر آ کر ہی یوم عشق رسول □ منانے کا اعلان کیا لیکن مجھے کہنے دیجیئے کہ یوم عشق رسول منانا یا چھٹی منانا کوئی بڑا قدم نہیں تھا۔ ہم مسلمان ہیں محترمہ سپیکر صاحبہ! جمعة المبارک تو ہوتا ہی یوم عشق رسول □۔ ہمارے لیے تو ہر دن ہی یوم عشق رسول ہے۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ یوم تحفظ ناموس رسالت □ منا رہے ہوتے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم اسلامی سربراہی کانفرنس کو ایک فعال تنظیم کئی عرصہ پہلے بنا چکے ہوتے تاکہ وہ ایک سیاسی دباؤ ان عالمی طاقتوں پر ڈال سکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہم نیٹو سپلائی کو block کرتے ہیں تو United States of America اربوں ڈالر کے نقصان سے دوچار ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مسلمان ممالک تیل کے ذخائر سے مالامال ہیں۔ اگر ہم اس کو سیاسی طور پر استعمال کرنا چاہیں تو یورپی ممالک اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ پر ایک غیر متزلزل سیاسی دباؤ create کیا جا سکتالیکن ہم میں وہ جرات نہیں ہے، ہم میں وہ سیاسی قابلیت نہیں ہے، ہم میں وہ غیرت نہیں ہے کہ ہماری حکومتیں اس قسم کا سیاسی دباؤ ڈال سکیں اور یہی وجہ ہے کہ European Union جتنی ایک فعال تنظیم بن سکتی ہے لیکن اسلامی سربراہی کانفرنس کبھی اتنی فعال تنظیم نہ بن سکی اور اس کو بننے میں عرصہ گزر جائے گا اگر ہم اسی طرح غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ یہودیوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی کم ہے لیکن وہ دنیا پر حکومت کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ ان کی علمی برتری ہے لیکن ہم علم سے کوسوں دور ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ملک میں کوئی ایسی یونیورسٹی ہمیں نظر نہیں آتی جو دنیا کی top 500 universities میں شامل ہو۔ ہمارے research articles international level کے نہیں ہیں۔ ملک کی ایک یونیورسٹی بھی International level کی نہیں ہے۔ پھر ہم کیسے

ان سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیسے ان پر معاشی برتری حاصل کر سکتے ہیں۔ کیسے ان پر سائنسی برتری حاصل کر سکتے ہیں۔ کیسے ہم ان پر سیاسی دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! ہم بحیثیت رکن یوتھ پارلیمنٹ جو کر سکتے ہیں وہ ہم کر رہے ہیں۔ جو ابھی تجویز پیش کی گئی کہ ایک draft تیار کیا جائے گا، وہ ایک قابل ستائش تجویز ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم یوتھ پارلیمنٹ کے ارکان کی آواز ان ایوانوں تک پہنچے گی، اس ملک کے ایوانوں تک بھی اور ان بے حس اسلامی ممالک کے سربراہان تک بھی جن کے عوام تو جذباتیت کا اظہار کر رہے ہیں لیکن ان میں کوئی غیرت نہیں ہے کہ وہ سیاسی اور diplomatic means استعمال کرکے آ گے بڑھ سکتیں۔ جہاں یہ بات کی جاتی ہے کہ United States of America United Nations کی بات سن لے گا۔ United States of America اپنے آپ کو International Criminal Court کے subordinate کر لے گا یا اس کی jurisdiction کے تابع کر لے گا۔ United States of America International Court of Justice کو implement کر لے گا لیکن جب ہم international law کو study کرتے ہیں تو یہ ایک طرح سے soft law ہے۔ United States of America کبھی بھی بیرونی dictation نہیں لیتا، اپنی قانون سازی میں کسی بھی قسم کی ترامیم کرنے کے لیے۔ یہی وجہ ہے، یہ وہ مقام ہے جو ہمیں حاصل کرنا چاہیے تھا۔ یہ وہی مقام ہے جو ہم کئی عرصہ پہلے حاصل کر چکے ہوتے اگر ہم علم اور سائنس کی ترقی اور محنت سے دور نہ ہوتے لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم جہالت میں اس قدر گر چکے ہیں کہ ہم کوئی بھی کام کرنے سے قاصر ہیں اور میں مبارک باد دیتا ہوں قابل احترام قائد حزب اخلاف کو کہ انہوں نے یہ مسئلہ اس ایوان میں اٹھایا اور یہ بحث کا موضوع بنا اور مجھے یقین ہے کہ ہماری وزیر برائے خارجہ امور ایک خط draft کریں گی اور اس کو relevant authorities کو email or transmit کیا جائے گا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نعمان نیر کلاچی صاحب۔

جناب نعمان نیر کلاچی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا گلا کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ کچھ عجیب قسم کی آواز نکل رہی ہے اس لیے میں معذرت خواہ ہوں۔ سپیکر صاحبہ! جس قوم کی ابتداء اقراء بسم ربک الذی خلق ہوئی تھی، مجھے کہنے دیجیئے کہ دنیا کی سب سے بے وقوف ترین قوم بن چکی ہے۔ اب مجھے یہ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ رسول کریم سے مجھے کتنی محبت ہے اور بلند و بانگ دعوے کرنا یا جذبات کی آڑ میں منہ سے تھوکیں نکالنا یہ میرا کبھی وتیرہ نہیں رہا ہے۔ مختصر اور جامع بات کرنے کی کوشش کروں گا۔ محترم المقام سپیکر صاحبہ! یوم عشق رسول ، مجھے لفظ 'عشق' پر اعتراض ہے۔ کیا آپ نے کبھی سنا ہے کہ کسی نے کبھی کہا ہو کہ مجھے اپنی بہن سے عشق ہے، مجھے اپنے بات سے عشق، مجھے اپنی ماں سے عشق ہے، عربی کا لفظ 'حب' اس کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا آپ اسے حب رسول کیوں نہیں کہتے۔ آپ اس کے لیے ایک بازاری لفظ کیوں استعمال کرتے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے اپنے رشتوں کے لیے لفظ 'عشق' استعمال کیا ہے؟ لہٰذا آپ اپنی base درست کر لیں اور اس کو حب رسول کر لیں۔ عشق کے چکر میں مت پڑیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ کسی کو جذبات کی آڑ میں اونچا بولنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں رسول سے اتنی محبت ہے۔ ہم مسلمان ہیں، ہمارے دلوں میں یہ محبت رچ بس چکی ہے۔ اس میں ہمیں اونچا

بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں بازاروں میں نکلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اپنی املاک کو نقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ پوری امت مسلمہ اکٹھی کھڑی ہو۔ ہم تو ادھر یوتھ پارلیمنٹ میں زبردست قسم کے انتشار کا شکار ہیں۔ دو بندے جب آپس میں بولتے ہیں تو ایک دوسرے کا گریبان پکڑے بغیر نہیں اٹھتے۔ اس چیز کو ختم کریں۔ مسلمانوں میں اتفاق پیدا کریں۔ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کریں۔ جب پاکستان کا صدر کوئی بات کہتا ہے تو سعودی عرب والے کہتے ہیں کہ یہ تو ہم سے کمزور ہے، ہمارا ان سے کوئی خاص رابطہ نہیں رہا ہے، ہم خود ہی یہود و نصاریٰ کے ساتھ نمٹیں گے۔ ایسی بات نہیں ہونی چاہیے۔ ہم سب مسلمان ہیں، میرے خیال میں 152 اسلامی ریاستیں اس وقت دنیا کے نقشے پر ہیں تو کیوں نہ ہم سب اکٹھے ہو کر کوئی زبردست لائحہ عمل تیار کریں۔ ہم سے اکیلے کچھ نہیں ہوگا، سعودی عرب والے اکیلے کچھ نہیں کر سکیں گے، سب سے بنیادی گزارش میری یہ ہے کہ سب سے پہلے امت کو اتفاق میں اور اتحاد میں لے آئیں۔ اگر یہ نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے، 'وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ' اس میں جمع کا صیغہ ہے کہ اعتصام پیدا کرو، مضبوطی پیدا کرو، یہ دو یا تین بندوں کا کام نہیں ہے یا یہ چار مولویوں کا کام نہیں ہے، تمام امت اکٹھی ہوگی اور اس کے بعد اس کے اہل دانش بیٹھیں گے، غور و فکر کریں گے تو انتہائی خوبصورت راستہ نکالیں گے۔ اپنے ہوٹلوں کو دفاتر کو جلانا، سڑکوں پر آگ لگانا اور اپنے ہی لوگوں کے لیے مصیبتیں کھڑی کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ بس یہی میری گزارش ہے کہ امت کو اکٹھا کریں اور اس کے اہل دانش سے گزارش کریں کہ آپ اس بارے میں زبردست، خوبصورت اور شعور کے مطابق کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس سے ان کو بھی اسی طرح دکھ پہنچے اور غصہ آئے جس طرح ہمارے جذبات کو نقصان پہنچا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب جمال نصیر جامعی صاحب۔

جناب جمال نصیر جامعی: شکریہ میڈم سپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہم نے ان کا ذکر بلند کر دیا۔ نبی کریم کی ایک حدیث مبارک کا مفہوم ہے کہ تم سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے ماں، باپ، اولاد اور مال سے بڑھ کر زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ میڈم سپیکر! حضرت جبرائیل علیہ سلام کا واقعہ ہے کہ نبی کریم نے ان سے ایک مرتبہ پوچھا کہ تم اللہ کا کلام مجھ تک لاتے ہو وحی کی صورت میں اور تم بڑے صاحب علم بھی ہو، کوئی ایسی بات بھی ہے جو تمہارے علم میں نہ ہو تو انہوں نے کافی سوچا اور اس کے بعد کہا کہ ہاں ایک بات ایسی ہے میں دنیا میں جو بارش ہوتی ہے اس کے تمام قطروں کی تعداد کا علم تو رکھ سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی مہربان پر درود سلام بھیجتے ہیں تو فرشتوں کا حساب بھی میں رکھ سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ آپ پر کتنا درود و سلام بھیجتا ہے اس کا حساب میرے پاس نہیں ہے۔

میڈم سپیکر! نبی مہربانی وہ معزز ترین شخصیت ہیں جو رحمت اللعالمین ہیں، جو امت کے لیے راتوں کو جاگا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے حتیٰ کہ اپنی موت کے منظر تک جب وہ پہنچے تو پوچھا گیا کہ کیا ہر شخص کو اتنی ہی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے تو فرمایا گیا کہ شاید آپ کے لیے کچھ خاص آسانی ہو، لوگوں کو تو اس سے بھی مشکل منظر سے گزرنا پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر ابھی میری جان نہ

نکالو، اگر میری امت کے ساتھ یہ وقت گزرنا ہے تو پہلے پوچھ کر آؤ کہ ان کے لیے اس لمحے کے لیے کس طرح آسانی ہو گی۔ واپس آکر بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ فرض نماز کے فوراً بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیں تو ان کا یہ عمل آسان ہو جائے گا۔ یعنی یہ کہ زندگی کے آخری لمحے تک اپنی امت کی فکر کرنے والے تھے۔

اب ان کی محبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ہمیں ایک پرامن protest کرنا چاہیے اور یہاں محترمہ شہیر، وزیر خارجہ صاحب نے کہا ہے کہ اس protest کے لیے میں نے ہی کہا تھا اور اس کو کرنا بھی چاہیے۔ میں یہاں ایک واقعے کا ذکر کرنا چاہوں کہ پہلی مرتبہ جہاں باقاعدہ حکم دیا گیا کہ اس طرح کا ایک خوبصورت بچھڑا اتارا گیا اور حکم دیا گیا کہ اس کو ذبح کیا جائے۔ اس کو وہاں ذبح کرنے کا حکم دیا گیا جہاں پر بچھڑے کو لوگوں خدا بنا لیا تھا۔ جہاں پر لوگ protest میں توڑ پھوڑ کر رہے ہیں یا مار دھاڑ کر رہے ہیں، دنیا میں جو ایک مہذب طریقہ ہوتا ہے کہ آپ آئیں، یہاں سے چلیں اور دنیا کو بتائیں کہ ایسے مہذب یوتھ پارلیمنٹ کے ارکان بھی ہیں اور ہم US Embassy میں آج قرارداد جمع کروانے آئے ہیں۔ جب آپ ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر ہی نہیں جائیں گے، جب آپ کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہو گا ہی نہیں تو کوئی آپ کے خلاف کیا کرے گا۔ آپ اپنا letter عملاً جا کر دکھائیں کہ ہم یہ دینے آئے ہیں اور ہمیں بھی پرامن طریقے سے احتجاج کرنا آتا ہے، پاکستان میں بھی مہذب لوگ موجود ہیں۔ آپ یہاں بیٹھ کر ایک draft لکھ دیں گے تو اس سے کچھ نہیں ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہتر یہ ہوگا آپ وہاں جا کر ایک مثبت پیغام دیں اور توڑ پھوڑ نہ کریں۔

آخر میں میں مذمت بھی کرتا ہوں اور اس بات پر حکومت کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں۔ احتجاج اتنا violent ہوتا کیوں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج یوم حب رسول ﷺ منایا جا رہا ہے، اگر ہماری حکومت نے US Embassy or US Consulate پر ان کی حفاظت کے لیے پہلے دن سے اتنی force لگا دی اور ان کے paid contents چلا دیے۔ عوام مشتعل کیوں ہو رہی ہے کیونکہ state level پر احتجاج نہیں ہو رہا۔ ابھی تک کسی بھی اسلامی ملک کی حکومت نے US Consulate or US Ambassador بلا کر اپنا احتجاج record نہیں کر وایا۔ اس کہیں زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ اگر اس کے ساتھ یہ بھی کر لیا جاتا اور آپ آج ہی دیکھیے گا کہ آج کے بعد احتجاج میں کس قدر کمی آ جاتی ہے کیونکہ حکومتی سطح پر کچھ ہو رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، یہاں ہمارے خطے سے غازی علم دین شہید سے لے کر عامر چیمہ شہید تک جو ناموس رسالت ﷺ کے شہداء ہیں۔ آخر میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ

گستاخی تیری شان میں یہ دم ہے کس شیطان میں
لبیک محمد صلی الا لبیک محمد صلی الا

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایوان کی کارروائی کے بعد فوراً میٹنگ ہوگی اس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دیتے ہیں۔ یہ کمیٹی قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے ایک کمیٹی تشکیل کر لیتے ہیں۔ یہ کمیٹی شام تک ایک draft تیار کرکے dispatch کر لے۔ شکریہ۔ جی محترم قائد ایوان صاحب۔

جناب محمد ہاشم عظیم: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم یہ جو resolution یہاں پر ایوان میں پیش کی گئی ہے، میں اپنی پوری پارٹی کی طرف سے اور ہر مسلمان کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کی

اہمیت یہی تھی کہ آج ہی اس کو ایوان میں پیش کیا جاتا۔ میڈم سپیکر! ہر شخص نے اپنے احساسات اور خیالات کو الفاظ کے سانچے میں ڈھالا۔ بڑی خوبصورت باتیں کی گئیں۔ میں اس بارے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ہمارا، ایک مسلمان کا، ایک مومن کا ہر دن حب رسول □ پر مبنی ہونا چاہیے۔ ہمیں ہر روز اس کا مظاہرہ کرنا چاہیے لیکن ابھی جس طرح کہ وفاقی حکومت نے officially حب رسول □ کا دن منانے کا اعلان کیا ہے تو ہمیں اپنی capacity میں، ہمیں اپنی domain میں رہتے ہوئے سب کو peaceful رہتے ہوئے باہر نکلنا چاہیے اور ایک peaceful protest کرنا چاہیے۔ اگر ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں، ہم نے کبھی تلوار کے زور پر دین کو پھیلانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہمیشہ امن، آشتی اور محبت کے جذبے سے دین کو پھیلانے کی کوشش کی۔ آپ ہمارے خلفائے راشدین کو دیکھیں، آپ ہمارے نبی □ کو دیکھیں انہوں نے تلوار کے زور پر اس دین کی اشاعت و تبلیغ نہیں کی۔ اس دین کی اشاعت محبت، امن اور آشتی کے ذریعے کی گئی۔

میڈم سپیکر! double standards کا مظاہرہ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ جو ملک یا جو قوت اپنے آپ کو سپر پاور کہتی ہے، جو اپنے آپ کو اس دنیا پر قابض سمجھتی ہے، وہ اپنی جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی فوجیں عراق میں تو اتار سکتے ہیں، افغانستان میں اتار سکتے ہیں، لیبیا میں اتار سکتے ہیں، مصر میں اتار سکتے ہیں لیکن ایک گستاخ رسول □ کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچا سکتے۔ اس peaceful protest کا کیا فائدہ ہوگا۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب یوم حشر میں ہم تمام مسلمان کھڑے ہوں گے تو کم از کم ہم اپنے دل سے سوچیں گے کہ ہم نے ایک مہذب قوم کی طرح، ہم نے ایک اسلامی ریاست کے ایک ستون ہونے کی حیثیت سے اپنے رسول □ سے محبت کا اظہار کیا اور نبی کریم □ سے ہم تمام مسلمان اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یہ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں، ہم نے کیا کیا اور اس کی اصل ضرورت یہ ہے کہ جو ایوان اقتدار میں بیٹھے ہمارے حکمران ہیں، جو ہمیشہ diplomacy کو دیکھتے ہیں، جو ہمیشہ سفارتی تعلقات کو دیکھتے ہیں، جو صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ ہو چکے ہیں، جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور جو گونگے بہرے ہیں۔ ہم ان تک اپنا پیغام پہنچائیں، ہم ان کو force کریں کہ وہ ہمارے پیغام کو اہمیت دیں۔ جس طرح اسلامی ممالک کی بات کی گئی، جس طرح OIC کی بات کی گئی کہ یہ ایسی چیز جس کو ہم condemn کرتے ہیں اور میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ ہم اس کو condemn کرتے ہیں لیکن آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو یہ riots or violence کر رہے ہیں۔ میڈم سپیکر! اگر میں آپ کو اس کا rationale بتاؤں، یہ جو differentiation ہے، یہ عشق اور عقل کی differentiation ہے۔ عقل کو rationale چاہیے اور عشق کو rationale نہیں چاہیے۔

میڈم سپیکر! آخر میں میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ بطور یوتھ وزیراعظم میں propose کرتا ہوں کہ یہ items جو order of the day پر ہیں، خواہ یہ کتنی ہی اہمیت کے حامل کیوں نہ ہوں لیکن اس issue پر میرے نزدیک یا اس پوری یوتھ پارلیمنٹ کے نزدیک ان کی اہمیت وہ نہیں ہے۔ ہمارا ہر دن حب رسول ، ہمارا لمحہ حب رسول ہے لیکن symbolically اس یوتھ پارلیمنٹ پلیٹفارم سے، میں propose کرتا ہوں کہ آپ اس order of the day کو suspend کریں اور ہم تمام ارکان یوتھ پارلیمنٹ یہ عہد کریں کہ آج کا دن جس طرح بھی گزاریں لیکن حب رسول کے ساتھ لیکن ایک چیز بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ ہم سب لوگ اس بات کا بھی عہد کریں کہ ہم اپنے رسول سے محبت کے جذبے کے تحت ان کو ایک پیغام دیں اور اپنے رسول

سے محبت کا اظہار کریں۔ آج جمعۃ المبارک کا دن ہے جو ویسے ہی بہت بابرکت دن ہے، ہم سب اس چیز کا بھی عہد کریں کہ آج ہم اپنے رسول سے عقیدت اور محبت کرتے ہوئے دو رکعت نماز نفل بھی ادا کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی تبریز صادق مری، قائد حزب اختلاف۔

Mr. Tabraiz Sadiq Mari: Madam Speaker, I would like to agree with what the Prime Minister has said.

جیسا کہ آپ نے ابھی propose کیا ہے کہ ایک Committee form کی جائے تو میں request کروں گا honourable Prime Minister صاحب سے کہ as soon as we get over with this session تو ابھی آدھے گھنٹے کے اندر ہی members select کر لیے جائیں اور دو گھنٹوں کے اندر draft تیار کر لیا جائے اور اس کو آج ہی بھیج دیا جائے۔ I would also like to thank all the members of the Youth Parliament کہ ہم آج اس ایک بات پر متفق ہوئے ہیں اور اس بات پر ہمارا متفق ہونا لازمی بھی تھا اور میرے خیال میں ہمارا فرض بھی تھا and I am proud to be a part of this Youth Parliament.

Madam Deputy Speaker: As a mark of respect, as a mark of protest, this order of the day will be entertained tomorrow.

اس ایوان کی کارروائی کے بعد جو بھی meetings ہیں وہ اپنے مقررہ وقت پر ہوں گی۔ سب کام کیے جائیں گے۔ This is no holidy اور ایوان کی کارروائی کل ساڑھے نو بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔ السلام علیکم۔

(The House was then adjourned to meet again tomorrow, Friday, the 22nd September, 2012 at 9:30 P.M.)